السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ کیا تنخواہ لے کر امامت جائز ہے؟

2۔ کیا مسلمان کسی نجومی سے کوئی چیز گم ہوجانے پر پوچھ سکتا ہے۔ اگر وہ بتا دے تو اُس کے کہنے پر قسم کھا کر گمشدہ چیز وصول کر سکتا ہے۔ یا نہیں؟

3۔ غیب تو کسی کو نہیں مگر فرعون کے نجومیوں نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ کہ ایک ایسا بچہ پیدا ہوگا۔ اور وہ بچہ موسیٰ پیدا بھی ہوگئے۔ یہ کیوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ امامت کے تنخواہ کے عدم جواز پر تو کوئی صحیح صریح معلوم نہیں۔ حدیث

اتخذ موذنا لا یاخذ علی اذانہ اجرا اخرجہ الخمسة وحسنة الترمذي وصححہ الحاکم

بلوغ المرام کے تحت سبل السلام میں لکھا ہے۔

انہ لایدل علی التحریم وقیل یجوز اخذہا علی التاذین فی محل مخصوص اذ لیست علی الاذان حینئذ بل علی ملازمة المکان کاجرة الرمد انتہی

2، 3۔ اس طریقے سے خبریں مہیا کرنے والے کو شریعت میں ۔۔۔ عراف ۔۔ اور کاہن کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے قبل ایسے لوگوں کا بہت چلن تھا۔ لہذا آپ ﷺ نے اس فعل سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ ایسے لوگوں کی بعض باتیں سچی بھی ہو جاتی ہیں۔ جس کی وجہ حدیث شریف میں فرما دی گئی ہے۔ ان لوگوں کی بات کی تصدیق تو کجا ان سے نفس پوچھنا ہی ناجائز ہے۔ رہے اسرائیلی قصے تو اولاً ان کی تاریخی حیثیت کا قابل اعتماد ہونا ضروری نہیں۔ ثانیاً ان سے کوئی مسئلہ نہیں ثابت کیا جا سکتا۔ جبکہ ہماری شریعت میں صراحتاً اس سے منع کر دیا گیا ہو۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ ہوں۔

1۔ عن عائشة قالت سال اناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الکہان فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہم یحدثون احیانا بالشي یکون حقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الکلمة من الحق یخطفھا الجنی فیقرہا فی اذن ولیہ قر الدجاجة فیخلطون فیہا اکثر من مائة کذبة (متفق علیہ)

یعنی کچھ لوگوں کے دریافت کرنے پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! نجومی کی بعض بات سچی بھی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جن ان ک بتا جاتے ہیں۔ لیکن اس میں سو فیصد جھوٹ کی آمیزش ہوتی ہے۔

2۔ عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی کاہنا فصدق بما یقول فقد بري مما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (احمد۔ ابوداؤد۔ مشکوٰة)

3۔ عن حفصة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی عرافا نسالہ عن شئ لم تقبل لہ صلواة اربعین لیلة رواہ مسلم (مشکوٰة)

قال البغوي العراف الذي یدعی معرفة الامور بمقدمات یستدل بہا علی المسروق ومکان الضالة ونحو ذلک (کتاب التوحید ص48 طبع منیریہ مصر)

خلاصہ یہ ہے کہ چوری وغیرہ کے معلوم کرنے کے لئے نجومیوں فال نکالنے والوں اور اس قسم کے استخارے کرنے لوگوں کے پاس جانا پھر اس پر کوئی حکم لگانا اور نتیجہ مرتب کرنا شرعاً ناجائز اور ایمان کو خطرہ میں ڈالنے والا کام ہے۔ لہذا قسم کھا کر گم شدہ چیز کی وصولی جائز نہ ہوگی۔ افسوس اس مرض میں ناواقفی کے سبب بعض اہل توحید بھی بتلا ہو رہے ہیں۔ (جلد نمبر 21 ش 9)

ھٰذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 12 ص 126